قاری عتیق الرحمٰن
رابعہ ثانوی

علم تجوید کی اہمیت

علم تجوید کا حاصل کرنا، جاننا اشد ضروری ہے کیونکہ قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ اسی صورت میں ہی پڑھا جا سکتا ہے جب اس کے بارے میں کوئی علم ہو۔

علم تجوید کسے کہتے ہیں؟

"تجوید" مصدر ہے جَوَّدَ یُجَوِّدُ سے یعنی باب تفعیل کا مصدر ہے جس کا معنی ہے "عمدہ کرنا"، "اچھا کرنا۔" دوسرے الفاظ میں تمام حروف کو اپنے مخارج سے (حرف کو اس کی اصلی جگہ سے نکالنا) اور صفات کے ساتھ (حرف کو اس کی صفت کے ساتھ ادا کرنا یعنی اگر موٹا ہونا اس کی صفت ہے تو موٹا پڑھنا۔ اسی طرح اگر باریک ہونا اس کی صفت ہے تو اس کو باریک پڑھنا۔ اگر صفت غنہ ہے تو غنہ کے ساتھ پڑھنا) ادا کرنا۔

قرآن مجید کو تجوید سے پڑھنے کے قرآن و حدیث سے دلائل

یا قرآن و حدیث کی روشنی میں تجوید کی اہمیت:

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ آتَیْنٰھُمُ الْکِتَابَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ﴾ ..... (القرآن)

"وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب عطا فرمائی، وہ اس طریقے سے تلاوت کرتے ہیں جس طرح تلاوت کرنے کا حق ہے۔"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلاً﴾

"اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو حکم دیا) قرآن کو ترتیل سے یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب صحابہ کرام نے ترتیل کے بارے میں دریافت کیا کہ ترتیل کسے کہتے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب یوں دیا:

"اَلتَّرْتِیْلُ ھُوَ تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَۃُ الْوُقُوْفِ۔"

یعنی "حروف کو تجوید کے ساتھ ادا کرنا اور اوقاف میں ماہر ہونے کا نام ترتیل ہے۔" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس تفسیر سے واضح ہوگیا کہ قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنا ہی ترتیل ہے۔

اور علامہ جزریؒ نے اپنی کتاب مقدمۃ الجزری کے باب معرفۃ التجوید میں ذکر کیا ہے:

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِیْدِ حَتْمٌ لَازِمٌ مَنْ لَمْ یُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِمٌ۔

یعنی علم تجوید کو حاصل کرنا واجب اور ضروری ہے اور جو شخص تجوید کے ساتھ نہ پڑھے گا تو وہ گنہگار ہو گا۔

مثال کے طور پر آپ دیکھ لیں کہ قرآن مجید میں لفظ قلب اور کلب (پہلا بڑے قاف کے ساتھ اور دوسرا چھوٹے کاف کے ساتھ) ان دونوں کے معنی میں بہت فرق ہے، قلب کا معنی "دل" ہے اور کلب کا معنی "کتا" ہے۔ اب جس طرح ان کے لکھنے میں اور معنی میں فرق ہے، اسی طرح ان کے پڑھنے میں بھی فرق ہے۔

اور اب اگر کوئی آدمی "قلب" کی جگہ "کلب" پڑھے تو ظاہر ہے کہ اس نے قرآن مجید میں تغیر و تبدل کیا اور قرآن مجید میں تغیر و تبدل کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور اس لئے ان غلطیوں سے بچنا ضروری ہے۔

حدیث سے دلائل

اقرءوا القراٰن بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِھَا

"قرآن مجید کو عرب کے لب و لہجہ کے مطابق پڑھو۔" یعنی عربوں کی طرح مخارج اور صفات سے ادا کرو۔